

جذہ سے ایک خط

از حامد احمد بن محفوظ

جذہ - ۶ دسمبر ۱۹۸۶ء

آپ کا خلوص نامہ مورخہ ۲۸/۱۱/۸۶ کچھ دن قبل ہی مل چکا تھا۔ کچھ مصروفیات اور عدیم الفرستی کے باعث جواب میں تاخیر ہوگئی۔ آپ کے حسب ارشاد مولانا عمر بن عبداللہ بن محفوظ کے تعلق سے ایک مضمون ارسال خدمت کر رہا ہوں۔

مولانا عمر بن عبداللہ بن محفوظ عربی النسل و حضرت موت کے مشہور اور باعزت "بن محفوظ" قبیلے سے تھے۔ ضلع راج پور رکن نامک۔ انڈیا، کے قصبہ لنگسگور میں پیدا ہوئے اور ابتدائی تعلیم کی تکمیل بھی وہیں سے کی۔ آگے تعلیمی سہولت نہ ہونے کی وجہ سے وہ حیدرآباد آئے اور مشہور مدرسہ "دارالعلوم" سے میٹرک کی تکمیل کی۔ مولانا کو بچپن سے ہی علمی شوق رہا تھا۔ صوم و صلوة کے سخت پابند تھے اور لہو و لعب سے ہمیشہ اپنے آپ کو دور رکھا ہوا تھا۔

علم کے شوق نے ایک قدم اور آگے بڑھایا اور جامعہ عثمانیہ میں انٹرمیڈیٹ میں داخلہ لیا۔ مضامین اختیاری کے طور پر دینیات و عربی کو منتخب کیا۔ بی۔اے اور ایم۔اے میں فقہ مضمون اختیاری تھا۔ ۱۹۴۵ء میں ایم۔اے کی تکمیل اعلیٰ درجے سے کی۔

ثانی اسکول کے زمانے سے ہی مولانا کو مطالعہ کا بہت شوق تھا۔ خصوصاً مولانا مودودی صاحب کی کتابوں کے مطالعہ نے مرحوم کے خیالات اور عزم کو کافی پختگی بخشی۔ جامعہ اسلامی ہند کی جب تشکیل ہوئی تو مولانا محفوظ بڑے ہی خلوص اور عزم کے ساتھ اس کے رکن بنے۔

آپ ابھی کم عمر ہی تھے بلکہ مسیوں بھی بھینگی تھیں قیصں کہ جماعت اسلامی حیدرآباد کے پہلے امیر (ناظم) منتخب کیے گئے۔ یہ اعزاز ان کے کردار، خلوص اور ذہنی افکار کی بنا پر ملا تھا۔ اس منصب پر فائز ہونے کے بعد تو مولانا نے تقریباً اپنے آپ کو وقف کر لیا تھا۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ حیدرآباد سروس کے تحت جو سرکاری ملازمت انہیں پیش کی گئی تھی، قبول کرنے سے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ خازنِ دُنیا کا یہ راستہ مجھے نہیں چاہیے جس پر چل کر دین کی صحیح خدمت نہیں کر سکتا۔

مناسب یہ ہے کہ یہ امر واقعہ بھی بیان کر دوں کہ ایم۔ اے کی تکمیل کے بعد بزرگوں نے مرحوم کو کسی نہ کسی طرح راضی کر کے شادی کرادی تھی تاکہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کریں اور مستقبل کے بے کچھ سوچ سکیں۔ مالی اعتبار سے کمزور تھے لیکن کافی غنیور تھے۔ باوجود معاشی تنگدستی کے اپنے خیالات یا افکار میں تبدیلی نہیں آنے دی، بلکہ عزائم اور سچتہ ہوتے گئے۔ گھر بھروسہ و ریاست کی تکمیل ضروری تھی اس لیے حیدرآباد میں ہی معمولی سی دوکان کھول لی۔ ایک توجہ جماعت کی مشغولیت دو برسے دینی عقاید کی سخت پابندی، ظاہر ہے کہ کاروبار ناکام ہی ہونا تھا۔ مالی مشکلات سے متاثر ہو کر بالآخر تامل ناڈو (مدرا س) کے ایک چھوٹے سے قصبہ میں تدریس کی خدمات قبول کر لیں۔ یہ ملازمت بھی چند ہی ماہ تک جاری رہ سکی، کیونکہ جماعت اسلامی کے کام کو آگے بڑھانے کے یہاں مواقع نہ تھے۔ اور نہ ہی جماعت کے سانئھی تھے۔ شدت سے تنہائی محسوس کر کے استعفیٰ داخل کیا اور حیدرآباد کے لیے رخت سفر باندھا۔

حیدرآباد آ تو گئے لیکن وسائل آمدنی نہیں تھے۔ فیملی کی کفالت اور جائز اخراجات کا منجمل ہونا ناممکن ہو رہا تھا۔ ایسے میں اپنے بزرگوں اور قریبی احباب کے مشورے اور دباؤ سے مجبور ہو کر سعودی عرب روانہ ہوئے۔

آپ کی قابلیت اور "بن محفوظ" ہونے کے ناطے جدہ کے نیشنل کمرشل بینک نے آپ کو سروس میں تو لے لیا لیکن معاوضہ انتہائی کم مقرر کیا گیا۔ آپ نے صبر کیا اور سروس کو جاری رکھا۔ آگے ترقی ہوتی رہی اور مالی وسائل سے بے فکر ہونے کا موقع ملا۔

جو شخص آیام شباب میں رسول اللہ کا شیدائی، اسلام کا سچا سپاہی اور حکومتِ الہیہ

یہ علمبردار بڑے تھا، آخر کار وقت اور حالات کے شدید باؤ میں سائیکھوں اور اپنیوں کے عدم تعاون کا شکار ہو کر بنک کی سروس کی طرف جھک گیا۔

یہ ضرور تھا کہ مرحوم مع اپنی فیملی کے خوش حال دور سے گذر رہے تھے، لیکن میرا احساس ہے کہ مرحوم اس سروس سے خوش اور مطمئن نہیں تھے۔ ایسا محسوس ہوتا تھا کہ سب کچھ ہے لیکن ایک پھانس سی ہے جو برابر اُن کے قلب میں چھپے رہی تھی، اظہار نہیں کرتے تھے، بس قلب و دماغ اندر سے متاثر رہتے تھے۔

کسی بھی دینی مسئلہ پر بے ہاکانہ تبصرہ یا اظہار آپ کا خاص وسیلہ رہا ہے، چاہے مقابل میں کتنی ہی بڑی شخصیت کیوں نہ ہو۔

قلب کے مریض ہونے کے باوجود جدہ میں اپنی مدتِ حیات کے دوران مرحوم ہفتہ وار اجتماعات، اوجارسی رلھے ہوئے تھے، جہاں اہل ذوق اور دین کے شیدائی جمع ہوتے اور مسائل دینی سے مستفید ہوتے تھے۔

مرحوم کے تعلق سے آخر میں یہ بھی بتاتا چلوں کہ جہاں وہ اپنے اصولوں کے سخت ترین انسان تھے، وہیں پر بہت ہی خوش وضع، خلیق اور مزاج پسند بھی تھے۔ ضرورتاً ادبی و اخلاقی حدود میں ایسے لطائف یا نکات پیش کرتے کہ محفل لوٹ پوٹ ہو جاتی۔ خود بھی ہنستے اور دوسروں کو بھی ہنساتے۔ لیکن واٹے افسوس یہ شخصیت ہم کو رونا چھوڑ کر راہی ملکِ عدم ہو گئی۔ اللہ پاک مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے آمین۔